عرفانہ امین کے جدوجہد اور اختراعی ذہانت کے سفر کی روداد

رشی گپتا

جموں کشمیر میں تعلیمی میدان میں بہترین کام کرنے والے اور طلبہ کی زندگی کو تابناک بنانے والے اساتذہ کو 2024 ایوارڈ سے نوازا گیا۔ 5 ستمبر 2024 کو جب ملک قومی یوم اساتذہ منا رہا تھا تو اس وقت سب کی نظریں سری نگر کی ایک ایسی معلمہ پر تھیں، جنہوں نے تعلیمی میدان میں موثر کن چھاپ چھوڑی ہے۔ طلباء کی زندگی کو خوبصورت بنانے والی معلمہ عرفانہ امین ہیں، جنہیں ہندوستانی صدر دروپدی مرمو کے ذریعہ پیش کردہ باوقار قومی ٹیچرس ایوارڈ سے نوازا گیا ہے۔ یہ ایوارڈ عرفانہ کی تعلیم کے میدان میں غیر معمولی شراکت کو تسلیم کرتا ہے، خاص طور پر ان بچوں کی تعلیم وتربیت جن پر خصوصی توجہ دینا ہے، ان کی زندگی کو انہوں نے تابناک بنایا ہے، اور جدید تدریسی طریقوں سے انہیں پڑھانے کی کوشش کی ہے۔ انکی انتھک کوششوں نے لاتعداد طلباء کی زندگیوں کو تشکیل دیا ہے، اسی لئے جموں کشمیر کے لوگ ان پر فخر کرتے ہیں۔

عرفانہ امین کا تعلیمی سفر 2002 میں اس وقت شروع ہوا جب وہ بطور جنرل لائن ٹیچر (جی ایل ٹی) بھرتی ہوئیں۔ کچھ ہی سال کے دوران ان کے جذبے اور لگن نے اسے صورہ کے گورنمنٹ بوائز ہائر سیکنڈری سکول میں ماسٹر گریڈ ٹیچر کے عہدے تک پہنچایا ہے۔ ان کا کام ہمیشہ روایتی تدریس کی حدود سے بڑھ کر رہا ہے۔ وہ تدریس کے دوران جدید طریقوں کو اپناتی ہیں،، خاص طور پر ان بچوں کو تعلیمی میدان میں آگے بڑھانے کی کوشش کرتی رہی ہیں، جن پر خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہوتی ہے۔

قومی اساتذہ کے ایوارڈ کے لیے ان کے انتخاب کا باعث بننے والے اہم عوامل میں سے ایک قومی وسائل پرسن کے طور پر ان کا کردار ہے۔ وہ آل جموں وکشمیر ماڈرن ایجوکیشنل ریسورسز (AJMER) کی تشکیل میں فعال طور پر شامل رہی ہیں، جدید تدریسی تکنیکوں کی ترقی میں اہم کردار ادا کر رہی ہیں۔ ای سی سی ای کے ساتھ ان کا کام خطے کے لیے تبدیلی کا باعث رہا ہے، جس نے چھوٹے بچوں کے لیے بہتر مواقع پیدا کیے اور تعلیمی طریقوں کے لیے ایک اعلیٰ معیار قائم کیا۔

خصوصی توجہ کے حامل بچوں کی مدد کرنا

خصوصی توجہ پانے اوالے بچوں کے ساتھ امین کا کام خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ ایک ایسے خطے میں جہاں ان بچوں کے لیے وسائل اکثر محدود ہوتے ہیں، ان کی کوششیں گیم چینجر رہی ہیں۔ بریل میں ان کی مہارت اور CWSN کی معیاری تعلیم تک رسائی کو یقینی بنانے کے لیے ان کی وابستگی نے اسے میدان میں ایک ٹریل بلزر بنا دیا ہے۔ انہوں نے بہترین کلاس روم بنانے میں مدد کی ہے جہاں ہر بچہ، اپنے چیلنجوں سے قطع نظر، سیکھ سکتا ہے اور ترقی کرسکتا ہے۔

فاؤنڈیشنل لٹریسی اینڈ نیومریسی (FLN) ماڈیول میں اس کی شراکت، DIKHSA پورٹل اور بالغ خواندگی کے پروگراموں کے لیے ای-مواد کے ساتھ، سب کے لیے تعلیم کو آگے بڑھانے کے لیے پرعزم ایک معلم کے طور پر ان کی ساکھ کو مزید تقویت ملی ہے۔ ان کوششوں کو نہ صرف قومی سطح پر بلکہ عالمی سطح پر بھی تسلیم کیا گیا ہے، کیونکہ عرفانہ اس سے قبل اپنے اختراعی تدریسی خیالات کے لیے 2020 اور 2021 دونوں میں گلوبل ایجوکیشن ٹیچر ایوارڈ جیت چکی ہے۔

اس سفر میں عرفانہ کو ان کے خاندان، خاص طور پر ان کے شوہر اور بچوں نے سپورٹ کیا۔ انہوں نے ان کی مسلسل حوصلہ افزائی کے لیے تہہ دل سے شکریہ ادا کیا اور اس ان باتوں کو میڈیا کے سامنے بتایا جو ان کے سسرال والوں نے ان اوقات میں ان کا ساتھ دے کر ادا کیا جب انہیں تعلیم کی وجہ سے گھر سے دور جانا پڑتا تو کیسے ان کے سسرال کے لوگ ان کی سپورٹ کرتے تھے۔ ان کی مضبوط پشت پناہی ان کی اپنے طلباء اور کام کے لیے خود کو مکمل طور پر وقف کرنے میں اہم کردار ادا کرتی رہی ہے۔

نیشنل ٹیچرز ایوارڈ ہندوستان میں ایک ماہر تعلیم کو ملنے والے اعلیٰ ترین اعزازات میں سے ایک ہے۔ انتخاب کا عمل انتہائی مسابقتی ہے، امیدواروں کا ان کی کارکردگی اور مقاصد پر جائزہ لیا جاتا ہے۔ اس سال، تشخیص کے معیار کو اپ ڈیٹ کیا گیا تھا، جس کی بنیاد پر اسکور کا 90٪ تھا۔

کارکردگی اور مقاصد پر 10٪۔ عرفانہ کو مختلف زمروں میں اپنی کامیابیوں کا مظاہرہ کرنا تھا، اشاعتوں، تعلیمی ویڈیوز اور دیگر شراکتوں کے ذریعے اپنے کام کی نمائش کرنا تھی۔

عرفانہ و دیگر ایوارڈز حاصل کرنے والے اساتذہ کو انٹرویو دینا پڑتا ہے، یہ انٹرویو عرفانہ نے بھی دیا، اور اس کے دوران انہوں نے اپنا کام پیش کیا اور اپنی نامزدگی مکمل کی۔ اس سخت عمل میں ان کی کامیابی ان کی غیر معمولی مہارت، لگن، اور تعلیم کے تئیں غیر متزلزل عزم کی عکاسی کرتی ہے۔

نیشنل ٹیچرز ایوارڈ سے ان کی پہچان نہ صرف ایک ذاتی کامیابی ہے بلکہ ان کی کمیونٹی کے لیے اجتماعی فخر کا لمحہ بھی ہے۔ سری نگر کے لال بازار سے تعلق رکھنے والی، وہ اپنے طالب علموں اور ساتھی اساتذہ دونوں کے لیے ایک تحریک رہی ہیں۔ تعلیم کو آگے بڑھانے میں ان کی کوششوں نے، خاص طور پر خصوصی ضروریات کے حامل افراد کے لیے، جموں اور کشمیر میں بہت سے بچوں کی زندگیوں پر گہرا اثر ڈالا ہے۔

اس قومی پہچان کے علاوہ، عرفانہ کو اس سے قبل پرائمری سطح پر سائنس کی جدید تدریس کے لیے نیشنل سائنس کونسل آف ٹیچر سائنٹسٹس کی جانب سے گولڈ میڈل سمیت متعدد ایوارڈز مل چکے ہیں۔

انہوں نے جموں وکشمیر کے لیے ایک نصاب بھی تیار کیا ہے، جسے اسٹیٹ انسٹی ٹیوٹ آف ایجوکیشن (SIE) نے لاگو کیا ہے، جس نے تعلیم میں ایک رہنما کے طور پر اپنے کردار کو مزید مستحکم کیا ہے۔

قومی اساتذہ کا ایوارڈ ایک باوقار اعزاز ہے جو اساتذہ کو ان کی غیر معمولی وابستگی اور طلباء اور وسیع تعلیمی نظام پر اثرات کو تسلیم کرتا ہے۔ اس سال ملک بھر سے 75 اساتذہ کو ایوارڈ کے لیے منتخب کیا گیا ہے، جن میں سرٹیفکیٹ آف میرٹ، 000,50 روپے کا نقد انعام، اور چاندی کا تمغہ نوازا گیا ہے۔ مختلف شعبوں میں تدریس کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے اس ایوارڈ کو دیا گیا ہے تاکہ محکمہ ہائر ایجوکیشن اور وزارت ہنرمندی کی ترقی اور انٹرپرینیورشپ کے ماہرین تعلیم شامل ہوں۔

عرفانہ امین کا سفر اس بات کی ایک روشن مثال ہے کہ کس طرح سرشار اساتذہ اپنے طلباء کی زندگیوں اور بڑے پیمانے پر کمیونٹی میں نمایاں تبدیلی لا سکتے ہیں۔

نیشنل ٹیچرز ایوارڈ کے ساتھ ان کی پہچان اچھی طرح سے مستحق ہے اور ہر جگہ اساتذہ کے لیے ایک تحریک کا کام کرتی ہے۔ جامع تعلیم کو فروغ دے کر اور اپنے تدریسی طریقوں کو مسلسل اختراع کرتے ہوئے عرفانہ نے نہ صرف لاتعداد طلباء کے مستقبل کو سنوارا ہے بلکہ جموں وکشمیر کا نام بھی روشن کیا ہے۔

اتحاد المسلمین سے انتشار المومنین تک........!!!

امت مسلمہ کے موجودہ حالات پر انٹرنیشنل ہیومن رائٹس کے صدر حضرت صابر نورانی (مدنی دربار) کا پر مغز بیان........!!!

خیال اثر

مالیگاؤں // امت مسلمہ کے موجودہ سنگین حالات کے تناظر میں انٹرنیشنل ہیومن رائٹس کے صدر حضرت صابر نورانی (مدنی دربار) نے اپنا پرمغز بیان جاری کرتے ہوئے کہا کہ بچپن سے سنتے آئے ہیں کہ اتحاد میں خیر و برکت اور عافیت ہوا کرتی ہے۔ اس کے برعکس انتشار انتشار میں موت کی پرچھائیاں رقصاں ہوا کرتی ہیں اور انتشار کی یہ پرچھائیاں جب کسی تنظیم یا قوم وملت پر رقصاں ہو جائیں تو خیر و عافیت رخصت پذیر ہو کر بھی کو ماتم و گریباں میں چھوڑ جاتی ہیں۔ 1919 سے قائم امت مسلمہ کی ملی تنظیم جو زائد از ایک صدی سے امت مسلمہ کی دلجوئی اور خیر وعافیت کی طلبگار رہی تھی کو نہ جانے کس کی نظر لگ گئی کہ ملت اسلامیہ نے وہ دن بھی دیکھا جب جبہ ودستار والے اس طرح آپس میں دست و گریباں ہوئے جسے بیان نہیں کیا جاسکتا۔ "موقع تھا کل ہند جمعیت علماء ریاست مہاراشٹر کے صدارتی انتخاب کا۔ منتظمین نے جیسے ہی نئے صدر کا منتخب ہونے کا اعلان کیا ایسی بابا کارمچی کہ الامان والحفیظ۔ جن افراد کو اتحاد کی خیر و برکت کا منظر نامہ پیش کرنا تھا وہی منظر سے نکل کر انتشار کے پس منظر میں ایسے جا سمائے کہ سارا منظر نامہ عجیب طرح کے دھندلکوں میں گم ہو کر رہ گیا۔ اب اگر کوئی یہ کہہ کہ "کیا زمانے میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں" کسی پر مالی ہیر پھیر کا داغ لگانے سے قبل اپنا خود کا دامن بھی دیکھنا چاہیے۔ آج کس کا دامن گرد آلود نہیں کس کا ضمیر اسے کچوکے نہ دیتا ہو۔ یہ الگ بات کہ کوئی پس منظر سے نکل کر منظر پر آنا جاتا ہے کہ اور کوئی خود کو دنیا کی نظروں سے مخفی رکھنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ سب کچھ علم میں ہوتے ہوئے بھی کچھ باتیں درگزر کرنے میں ہی عافیت ہے اور یہی درگزری اور عافیت کسی بھی تنظیم کی کامیابی و کامرانی کی علامت ہوا کرتی ہے۔ اگر کوئی اس زعم میں مبتلا ہے کہ سیاسی وملی اعتبار سے وہ قد آور ہے اور اس کے مقابل آنے والے تمام افراد پست قامت ہیں تو وہ خیال و خواب میں اپنی زندگی گزار رہا ہے۔ برادران وطن آج ایک آواز پر یوں مجتمع ہو جاتے ہیں کہ جیسے شاہراہوں پر سروں کا سیلاب امڈ آیا ہو جبکہ امت مسلمہ مسلکوں کے خانوں میں اس طرح منقسم ہو کر رہ گئی ہے کہ ان کی سماعتوں میں صور بھی پھونک دیا جائے تو وہ بے حسی کی نیندوں سے بیدار ہونے والے نہیں۔ آج اقوام عالم امت مسلمہ کے گرد اپنا حصار تنگ کرتے جا رہے ہیں۔ یکے بعد دیگرے مسلم ممالک کی تباہی و بربادی کے خوں فشاں مناظر آنکھوں کی دہلیز پر شب و روز یوں اترتے ہیں جیسے کسی فلم کے منظر ہوں۔ جبکہ آج ضرورت ہے اتحاد المسلمین کی اور ہندوستانی مسلمان ہیں کہ اس کے بر خلاف انتشار المومنین کی تصویر بنے خود اپنا مذاق اڑانے میں مشغول ہیں۔ مہاراشٹر جمیعت علماء کے صدر کا انتخاب جانے کیا تاثیر رکھتا ہے کہ ہر کوئی اس کا عاشق دل گیر بنا صدارت کا تاج اپنے سر پر سجانا چاہتا ہے۔ اس سے بہتر ہوتا کہ ایک اینٹ عام کی طرح جمعیت علماء کی بنیادوں میں رکھ دی جاتی اور اسے مضبوطی و استحکام عطا کرنے کے لیے قربانی و ایثار اور صبر وضبط یا تحمل مزاجی کا عملی جامہ پہنایا جاتا۔ آج ایک چھوٹی سی چنگاری ایک صدی پرانی ملی تنظیم کے خرمنوں میں پڑ گئی ہے۔ کل اگر کل ہند پیمانے پر صدارت کے انتخاب کے دن آئے تو عجب نہیں کہ ایک ریاست سے اٹھی معمولی سی چنگاری ایک صدی پرانی تنظیم کو جلا کر اس طرح خاکستر کر دے کہ دبی ہوئی راکھ میں کوئی چنگاری یا معمولی سی حدت بھی ڈھونڈے سے دکھائی نہ دے گی۔

جھارکھنڈ میں اردو کا مستقبل شاندار ہوگا: دانش حماد

انجمن فروغ اردو جگن ناتھ پور یونٹ قیام ممبران کا اعزاز دے کر استقبال کیا گیا

لازوال ڈیسک

جینت گڑھ // جگناتھ پور بلاک کے مولانا نگر میں واقع کمیونٹی ہال میں بدھ کو انجمن فروغ اردو کا بلاک سطح کا پروگرام منعقد ہوا۔ جس کی صدارت ریٹائرڈ استاد متین احمد نے کیا۔ پروگرام کا آغاز حافظ عبدالباسط نے تلاوت قرآن پاک سے کیا۔ استقبالیہ پروگرام کا اہتمام ریٹائرڈ ٹیچر محفوظ الرحمن نے کیا۔ جگناتھ پور یونٹ کمیٹی کا قیام عمل میں آیا۔ جو بلاک سطح پر اردو کی ترقی کے لیے کام کرے گی۔ مختلف تعلیمی میدان میں کامیابی حاصل کرنے والے طلباء کو اسناد اور اعزاز دے کر ان کی حوصلہ افزائی کی گئی۔ تو وہیں کولہان یونیورسٹی سے اردو میں ممتاز ہونے والے تین طالب علم علی محمود، فوزیہ زرین اور دلکش آفرین کو بھی اعزاز اور سند سے سرفراز کیا گیا۔ انجمن فروغ اردو کے کولہان انچارج اور ٹاٹا کالج کے پروفیسر دانش حماد جاذب نے کہا کہ اس پروگرام میں آپ کی موجودگی ظاہر کرتی ہے کہ جھارکھنڈ میں اردو کا مستقبل بہت شاندار ہوگا۔ اردو طلباء کی حاضری کا رجحان بھی یہی بتاتا ہے۔ ان کے علاوہ متین احمد، امتیاز ناظم، شمشیر عالم اور محمد تحسین نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا اور اردو کی ترقی و ترویج کے لیے کرنے والے اقدامات پر روشنی ڈالی۔ پروگرام کے دوران انجمن فروغ اردو کی کولہان کمیٹی کی توسیع کرتے ہوئے، کاشف رضا کو کولہان میڈیا انچارج، حافظ امتیاز کو مجھگاؤں بلاک انچارج منتخب کیا گیا۔ اور ان کا استقبال اعزاز دے کر کیا گیا۔ محفوظ الرحمن کو جگناتھ پور کمیٹی کا صدر منتخب کرتے ہوئے نائب صدر مولانا فیروز عالم، سکریٹری ماسٹر فیروز اختر، ڈپٹی سکریٹری روبینہ پروین اور نازنین پروین، خزانچی مولانا رضوان عمری، ترجمان صابر میر اور سرپرست متین احمد، امتیاز ناظم اور سعود عالم کے نام منتخب کیے گئے۔ اور اعزازی طور پر مومنٹو دے کر ان کا استقبال کیا گیا۔ بحیثیت ممبر سائشتہ پروین، الفیہ نشاط، ریشمی پروین، مہر فردوس، انور حسین، شافعہ ملک، انتخاب الرحمن، ہدایت اللہ، ابوبکر، نازنین پروین محمد اقبال، آفتاب عالم، احمد حسین، مظہر الاسلام، اصغر علی اور قاری نذیر کو منتخب کیا گیا۔ اس موقع پر انجمن فروغ اردو کولہان کے انچارج دانش حماد اور کولہان کو آرڈینیٹر ماسٹر مجاہد حسین، ضلع انچارج ماسٹر شمشیر عالم اور سینکڑوں اردو اساتذہ سمیت اردو سے محبت کرنے والے اور طلباء موجود تھے۔ اسٹیج کی نظامت جگناتھ پور بلاک انچارج کم حسام الحسن نے کی۔ سکریٹری فیروز اختر نے شکریہ ادا کرتے ہوئے پروگرام کے اختتام کا اعلان کیا۔

تاریخ ماضی کے تجربات سے حال کو خوش گوار اور مستقبل کو روشن بنا سکتی ہے: ڈاکٹر ماجد داغی

محمد یوسف رحیم بیدری

گلبرگہ // تاریخ وہ بیش بہا خزانہ ہے جس کی واقفیت سے انسان اپنے ماضی کے تجرباتی احوال کی رہنمائی سے حال کو خوش گوار اور مستقبل کو روشن کرسکتا ہے ان خیالات کا اظہار ڈاکٹر ماجد داغی معتمد انجمن ترقی اردو ہند شاخ گلبرگہ نے خواجہ بندہ نوازؒ ایوان اردو میں آج انجمن ترقی اردو ہند شاخ گلبرگہ کے زیر اہتمام "آرٹیکل 371 (جے) کی خصوصی مراعات" کے زیر عنوان منعقدہ توسیعی لیکچر سے قبل ڈاکٹر لکشمن دستی و دیگر کا اجلاس میں خیر مقدم کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا ایمان ہے کہ مقدس قرآن مجید کائنات کی وہ آسمانی کتاب ہے جس میں انسانی زندگی کے تمام شعبہ ہائے حیات کی مکمل تاریخ اور ایک پرفکٹ ضابطہ حیات ہے جس میں تاریخ، فلسفہ، سائنس، دستور حیات و دیگر علوم موجود ہیں اور اس کی تلاوت، اس کا پڑھنا، اس کی تشریحات وتوضیحات کے ساتھ مفصل جانکاری وعمل انسانوں کے لئے دنیا و آخرت میں خوش حالی کا باعث ہے۔

انہوں نے تاریخ اور دستور کی اہمیت واضح کرتے ہوئے کہا کہ انسانی زندگی کے لئے قرآن مجید سے تاریخ اور قانون و دستور کی جانکاری کی اہمیت و افادیت واضح ہے۔ انہوں نے مزید وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ ہم یہ جانتے ہیں قرآن مجید میں انبیاء کے حالات اور ان کے دور کا علم موجود ہے، اللہ تعالی نے خود قرآن پاک میں تاریخی واقعات کو بیان کیا ہے جس سے بنی نوع انسان کو نبیوں کی گزری ہوئی زندگی اور ان کے اقوام، تہذیب وتمدن اور اس دور کے علوم کا پتہ چلتا ہے۔ انہوں نے کسی بھی قوم کی ترقی کے لئے تاریخ و دستور کی جانکاری پر زور دیتے ہوئے کہا کہ تاریخ و دستور اور اصول زندگی کے بغیر کوئی قوم کوئی نسل کوئی انسان مکمل نہیں ہے بلکہ تاریخ اور دستور کے بغیر دنیا کا ہر علم بے فیض معلوم ہوتا ہے۔

تاریخ کو مختلف سوانح عمریوں کا نچوڑ قرار دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ تاریخ دراصل سوانح عمریوں کا نچوڑ ہے جس سے حاصل مفید تجربات سے استفادہ کیا جاسکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ تاریخ مختلف ادوار کے تہذیبی، ثقافتی اور سماجی کردار کے تقابلی جائزہ سے ہمیں مفید و کارآمد رہنمایانہ تجربات کے ذریعے جرات مندی کا جذبہ عطا کرتی ہے اور لازمی ہے جس معاشرے کو اپنی تاریخ کا علم ہوگا وہی معاشرہ ترقی کی راہ پر گامزن ہوگا۔

انہوں نے تاریخ سے بے بہرہ قوم پر ریمارکس کرتے ہوئے کہا کہ جو قوم تاریخ، دستور اور ضابطوں سے بے خبر ہوگی وہ بے بس ہوگی اور جو قوم بے بس ہوگی لازماً وہ ہمیشہ معاشرے کے رحم وکرم پر ہوگی زمانہ اس کے ساتھ استحصال کریگا، جیسا چاہے سلوک کریگا، ظلم وستم ڈھائے گا۔ جس کے تدارک کا واحد علاج تاریخ اور دستور سے واقفیت ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج کے اس اجلاس کا بنیادی مقصد بھی یہی ہے کہ ہم اپنے اسلاف کی تاریخ کے علاوہ اس علاقہ کی ہمہ جہتی ترقی کو یقینی بنانے کے لئے سرگرم تحریکات کے پس منظر کے ساتھ ساتھ علاقہ حیدرآباد کرناٹک کو آرٹیکل 371 (جے) کے تحت تعلیم، روزگار، پروموشنس اور دیگر شعبوں میں حاصل خصوصی مراعات وحقوق سے واقف ہوں، تاکہ ہم میں سے کسی کے ساتھ کوئی ناانصافی ہو تو اس کے خلاف آواز اٹھائی جاسکے اور ہر حال میں اپنے حقوق کی حفاظت کو یقینی بنایا جاسکے۔

اس موقع پر صدر اجلاس ڈاکٹر اکرم نقاش صدر انجمن ترقی اردو ہند شاخ گلبرگہ، ڈاکٹر وہاب عندلیب سابق صدرنشین کرناٹک اردو اکیڈمی بنگلور، جناب امجد جاوید موظف پرنسپال نیشنل پی یو کالج گلبرگہ، ڈاکٹر منظور احمد دکنی لیکچرر شعبہ اردو و فارسی گلبرگہ یونیورسٹی، نائب صدر انجمن ڈاکٹر ناصب قریشی و دیگر موجود تھے۔

وزیر اعلی نے ویڈیو کانفرنسنگ کی ذریعہ مختلف منصوبوں کی رقم مستفدین کو منتقل کیں

سوچھ بہار ابھیان کے تحت ڈی بی ٹی کے ذریعے ارریہ ضلع کے 3185 مستفدین کو تین کروڑ اسی لاکھ روپے منتقل کئے گئے

منصور احمد حقانی

ارریہ // گزشتہ کل مختلف اسکیموں کی رقم بہار کے عزت مآب وزیر اعلیٰ نے ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے محکمہ دیہی ترقی کے تحت چلائی جانے والی مختلف اسکیموں کے اہل استفادہ کنندگان کو منتقل کی گئی۔ اس موقع پر ضلع مجسٹریٹ ارریہ شری انیل کمار، ڈیولپمنٹ کمشنر ارریہ مسز روزی کماری اور ضلع کے کئی مستفیدین ڈی آر ڈی اے آڈیٹوریم میں پروگرام سے براہ راست جڑے رہے۔ محکمہ دیہی ترقی کے تحت چلائی جانے والی اسکیم، یعنی لوہیا سوچھ بہار ابھیان کے تحت، ڈی بی ٹی کے ذریعے ارریہ ضلع کے 3185 استفادہ کنندگان کو 8.3 (تین کروڑ اسی لاکھ) روپے اور 05 مستفیدین میں سے وجے کمار بہادر، بی بی رقیہ، سمیہ پروین، نیتو دیوی اور جگدیش منڈل کو ذاتی بیت الخلاء کی علامتی چابی دی گئی۔ پردھان منتری آواس یوجنا کے تحت 10 مستفیدین کو قبولیت کے خطوط تقسیم کیے گئے جن میں سشیلا دیوی، کرونا دیوی، للیتا دیوی، ریکھا دیوی، سویلا، بی بی سعدیہ، بی بی جمیلہ، تمین، بی بی راشدہ اور شہزادی کے نام شامل ہیں۔ جیویکا کے ذریعے جیویکا دیدی کو پائیدار روزی روٹی اسکیم کے لئے علامتی چیک فراہم کیا گیا۔ سیلف ہیلپ گروپس کو کمیونٹی انویسٹمنٹ اور لنکیج کے لئے بینک قرض کی رقم۔ اس موقع پر ضلع لینڈ ایکوزیشن آفیسر مسٹر وسیم احمد، ڈائرکٹر، ڈی آر ڈی اے مسٹر سوروبھ سنہا، اسٹنٹ ڈائرکٹر سوشل سیکورٹی سیل مسٹر نتیش کمار پاٹھک، ڈسٹرکٹ کوآرڈینیٹر ونے کمار جھا، ڈی پی ایم جیویکا اور متعلقہ افسران اور ڈی آر ڈی اے کے اہلکار وغیرہ موجود تھے۔

ذات پات کی بنیاد پر تیار شدہ کانت راج کمیشن کی رپورٹ کو فوراً جاری کیا جائے: ویلفیئر پارٹی کرناٹک

محمد یوسف رحیم بیدری

بیدر // ریاست کرناٹک میں مختلف طبقات کی سماجی معاشی اور تعلیمی حالات پر تیار کی گئی کانت راج کمیشن کی رپورٹ کو حکومت فوری جاری کرے اس بات کا مطالبہ ویلفیئر پارٹی کرناٹک کے ریاستی صدر اڈوکیٹ طاہر حسین نے کیا ہے۔ ایک اخباری بیان جاری کرتے ہوئے انہوں نے کہا ہے کہ ہماری ریاست میں ایسے بھی طبقات ہیں جو ابھی تک گرام پنچایت میں بھی نمائندگی نہیں کر پائے ہیں۔ تمام طبقات کے ساتھ انصاف ہونا چاہیے ہر ایک طبقہ کو یہاں کے اڈمنسٹریشن میں، تعلیمی میدان میں اور معاشی طور پر اس طرح سماج کے ہر میدان میں برابر کا حق ملنا چاہیے۔ کانت راج کمیشن کی جانب سے جو رپورٹ تیار کی گئی ہے وہ خوش آئند ہے اس میں ریاست کے تمام طبقات بالخصوص یہاں کے اقلیتوں، دلتیوں اور دیگر پچھڑے طبقات کی صحیح صورت حال سامنے لانے کی کوشش کی گئی ہے اس کا ہم استقبال کرتے ہیں لیکن اس رپورٹ کو جاری کرنے کے بجائے مختلف بہانے بنا کر اس کو روک کر رکھا گیا ہے، حکومت کا یہ رویہ بالکل بھی مناسب نہیں ہے۔ چند لوگ اپنے سیاسی مفادات کو سامنے رکھ کر اس کی مخالفت کر رہے ہیں جو کہ قابل مذمت ہے۔ عوام کے مسائل کو سامنے رکھتے ہوئے انہیں حل کرنے کی جانب توجہ دینا عوامی نمائندوں کی پہلی ترجیح ہونی چاہیے۔ پچھلی بار سدرامیا حکومت نے اس میں دلچسپی دکھاتے ہوئے اس وقت کے بیکورڈ کمیشن کے چیرمین کانت راج کو اس اہم کام کی ذمہ داری سونپی تھی جس کو بعد میں جئے پرکاش ہگڈے نے مکمل کیا اور حکومت کو رپورٹ بھی سونپ دی ہے۔ یہ رپورٹ 200 صفحات پر مشتمل ہے۔ جس میں تقریباً 1354 الگ الگ ذاتوں کی مردم شماری کی گئی ہے۔ 98.5 کروڑ لوگوں کو اس مردم شماری میں شامل کیا گیا ہے۔ تقریباً 3.98 کروڑ اقلیتوں اور دلیتوں کے تعلیمی، سماجی اور معاشی حالات کو اس رپورٹ میں قلم بند کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ لنگایت، برہمن، وکالیگا اور دیگر طبقات کی صورت حال بھی اس میں بیان کی گئی ہے۔ 6 کروڑ لوگوں میں کس کس ذات کے کتنے لوگ ہیں اس مردم شماری میں بتایا گیا ہے۔ اس رپورٹ کی روشنی میں ان تمام طبقات کو ان کی آبادی کے تناسب سے ان کا حق ملنا چاہیے۔ کانگریس پارٹی نے اپنے انتخابی منشور میں بھی کانت راج کمیشن رپورٹ کو جاری کرنے کا وعدہ کیا تھا اب جبکہ پارٹی برسر اقتدار ہے تو حکومت کو چاہیے کہ جلد از جلد اس رپورٹ کو جاری کرے تاکہ تمام طبقات اس سے فائدہ حاصل کرسکیں۔